سالانہ معہ محصول
ششماہی معہ محصول ۲ عہ

پیسہ اخبار

نمبر ۳۲	۱۳ اگست ۱۹۰۰ء	بمبئی دوشنبہ ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ مطابق	جلد ۵

دفعتہً تاجپوشی جشن موقوف

حضور نظام شاہ دکن کے دم قدم کو خدا سلامت رکھے
آپکی ذات ہی رعایا پرور ہی کیونکہ بہت کچھ ہر چند ہو اگرچہ
دن ہی یہ خیال تمام دنیا کو ہے حیدرآباد کی ریاست دنیا کی
ریاست ہو جائیگی سچ تو یہ ہے کہ آپنے اسراف سے خالی
ریاست کا انتظام کیا ہے آپکی سالگرہ کا جشن بڑی دہوم سے
ہوتا تھا اس سال آپنے جشن و فاداری کیا نیکی سے روشنی
آتشبازی کھیل کود وغیرہ رنگ کا انتظام ہو چکا تھا مگر ...
... حضور نظام نے فرمایا کہ ہماری رعایا قحط سے تباہ ہو رہی
... کا خیال ہی ... ثابت کر دیکھا
بہت ... ہزار روپیہ ...
... فہرست نہیں ... انتظام کیلئے ...

ادہر رخ کیا تو سرک جائینگے

دیکھی گورنمنٹ دول یورپ کو دہمکی دی ہے کہ اگر ادہر رخ
کیا تو ہم پیکن چہوڑ کے شانتون میں جا بسینگے واللہ
کیا دہمکی دی ہے یہ تو دستنے وہی نقل کر دی کہ بوڑہا
خدائی مرتا ہے اور جو رات ...
دہمکی بہی دی تو کیسی نامردانہ اگر وہ پیکن چہوڑ کے
ادہر کوئی شہر بسا لینگے تو کسی کا کیا نقصان کرینگے
بلکہ اور فائدہ ہی کرینگے بے لڑے بہڑے اون کے
دار الخلافہ پر قبضہ ہو جائیگا وہ اگر جائینگے تو خزانہ
ہی ساتھ لیجائینگے در و دیوار تو نہیں اوٹہا لیجائینگے
وہاں کی تمام رعایا تو نہیں ... ہو جائیگی اگر ہو تو ...
... دولت پیدا کرتے کیا ...
... اور ... ہماری گورنمنٹ کا دل ...
ہوگا ... تو دولت خود ہی ... چلی آئیگی ۔

برٹش فوج کا خاتمہ

ہماری بہادر گورنمنٹ جو ہر کام نہایت سنجیدگی سے
کرتی ہے اوسکو لوگ سمجہتے ہیں کہ اب چین کچھ دم ...
معاملات چین ہوا اب تو یہ ... ہو رہا ہے چین کے
متعلق ہماری بہادر گورنمنٹ نے فوجوں کی ... بھیجنے
میں وجوہات تامل کیا ۔ تاہم یہی سمجہئے کہ برٹش فوج
کا خاتمہ ہو گیا چنانچہ ... کا نامہ نگار ... ہے
لکہتا ہے کہ اور سب سلطنتوں کی فوجیں پیکن کیطرف روانہ
ہونے کیلئے مستعد ہیں اونکو اپنی روانگی کا سامان تیار
کئے ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ گذر گیا ۔ صرف برٹش فوج کی
تیاری کا انتظار ہے ۔ ... سے ... درست ...
... رسد ... پیکن ...
... معلوم نہیں کہ برٹش فوج ...
... یہ خیال ... برٹش ...

کہاں جائیگا وہ اڑنگے سے بچکر

گورنمنٹ ہند نے اب سیر کی ماند ہونی ہے کو پٹ
لڑائی ہونیم اگر سیٹر تکا بھی بدعنوانی کرے تو اوسکو
بھی صحیح اسید ہاکر دیا جائے جتی جڑی لگا ہو یا
کالی جیڑی کا پولیس کا ہو یا فوجکا - نوٹ ہے - اگر
وہ ذرا بھی رعایا کا دل دکھلائے - گورنمنٹ
سے اوسکو سبب کھایا پایا ناک کر رستے ہمارے جیسے
لیڈر ہے کو خدا رکھے رہتی دنیا تک اور وہ بھی
ہندوستان کے بیچون بیچ کر آپنے تمام رشوت خوار
اور خود سر حکام کا بھیجا نکال دیا جسکی وجہ سے
رعایا کو نہایت ہی آرام ہو گیا ہے اور وہ اونکو
دعائیں خیر سے یاد کرتی ہے - یہ بھی آپ ہی کی برکت
ہے کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے کمیشن
بٹھا دیکر فیصلہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا
جسمیں مقدمہ سے [illegible] باہر کر دیا - گورنمنٹ کے نزدیک
[illegible] نا انصافی ہوئی - اب آپ نے اپنے وکیل
[illegible] کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس فیصلہ کا اپیل
کریں - اور جلدی اپیل [illegible] کی نسبت ہم [illegible]
[illegible] کہ نتیجہ کیا ہوگا مگر [illegible] منتظر رہینگے -
کرانچی [illegible] مقدمہ کی جہان میں [illegible] نافذ ہوئی
اور ایسی ہوگی کہ کوتوال بہادر کو بھی مزا آجائیگا -
گذشتہ ہفتہ کوتوال صاحب کی نسبت ہمنے کسی
نے یہ بھی کہا تھا کہ کوتوال صاحب جہلا کے متعدد جاسوس
[illegible] چھوڑ گئے ہیں عزت ہتک کا دعوی ٹھونک دیا
ہے ہمنے اوسیوقت جواب دیدیا کہ کوتوال صاحب [illegible]
عزت [illegible] تو لین [illegible] جھوٹی [illegible]
ہے جو پارلیمنٹ کے [illegible] جھکا [illegible]
[illegible] داغ نہیں چھوڑ سکے [illegible]
[illegible] نہ پہنچا -

شکست بہتر فتح

جنگ ٹرانسوال کے متعلق جب ترکی ہفتہ سے ہم
ہی [illegible] کوشش کرنے [illegible] تار آجاتے ہیں کہ ہمارے
بہادر دلاور نے [illegible] مارا - ادہر فتح
[illegible] کی خوشی [illegible] ہی
سنا کر دائیں بائیں آ لگے پیچھے شکست ہی کا نقارہ
بج رہا ہے - اسی قسم کی متواتر خبریں سنکر ہمیں
یقین ہوگیا تہا کہ بس اب گیا ہے میدان مار لیا اور
[illegible] شکستوں سے وحشی بوئرون کا دل تو
شکستہ ہو گیا ہوگا - چند ہی دنوں میں دھڑ بھی
ٹوٹ جائیگا - ہماری فوجکو میدان صاف کرنے
مین زیادہ سے زیادہ دو تین مہینے لگینگے مگر
اب معلوم ہوا کہ ترچ ایسے غیرت مند نہیں جو ایک
ہی دفعہ کے مرنے سے ختم ہوجائیں - وہ تو
غول بیابانی ہیں مر مر کے زندہ ہورہے ہیں -
دس پانچ دفعہ شکست کہا لیتے ہیں - اور
پھر ایسا جوان توڑ مقابلہ کرتے ہیں کہ ہمارے بہادر
فوج کو پیچھے ہٹنا ہی پڑتا ہے - حال کا ذکر ہے
کہ ترچ کا [illegible] نے [illegible] کے قریب
ایک شہر پر حملہ کیا ہماری پانچ کمپنیاں تہیں
اور ایک [illegible] رسالہ تھا - دمدمہ تو پین تہیں - اور
دشمن کی فوج یاجوج و ماجوج کے غول کی طرح
تھی کمبختون نے ایسی بد تہذیبی کے ساتھ حملہ
کیا کہ ہمارے بہادر دست پا گئے - ہمارے بہادرون
نے دن بھر مقابلہ کیا - اور ایسا ہی جیسا کہ کیا کرتے
ہیں بہادر بیچ میدان لڑائی ڈالے گئے - گو وہ جو
بچے [illegible] قسمت کی کم نصیبی کو خیال کیا کرتے [illegible]
[illegible] تو وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

آپکا دم قدم بھی مبارک ہے

جیسے نیک سیرت وائسرائے بہادر ہندوستان
مین آگئے ہین ایسے ہی اہل بمبئی کی خوش قسمتی
سے گورنر صاحب بہادر بھی [illegible] جیسے آپ
تشریف لائے ہین آپکی فیاضی اور رعایا [illegible]
روز افزون ترقی ہے - [illegible] آپ خدا کے فضل
سے [illegible] کے مصداق [illegible]
ہین [illegible] آپکی لیڈی صاحبہ بھی لیاقت شرافت
متانت - سخاوت کسی بات مین آپ سے کم نہیں
جیسا کہ گورنر صاحب رعایا کے خیر خواہ ہین ایسے
ہی وہ بھی جان نثار ہین - جیسا کہ گورنر صاحب
کی خیرات دو سو روپیہ روزانہ کی ہے ایسے ہی
لیڈی صاحبہ کی بھی دو سو روپیہ یومیہ کی ہے غربا
اور مساکین کو آپ خود اپنے دست مبارک
سے روپیہ پیسے کپڑے لتے تقسیم کرتی ہیں
اور اس کمال کے ساتھ کہ آج تک کسی لینے
والے کو معلوم نہ ہوا [illegible] کے
خیرات تقسیم کرتی ہیں - اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ آپ جو کچھ نیکی کرتی ہیں وہ محض اللہ
کے واسطے - دنیا کی ناموری اور شہرت سے
خدا اسکو بچا [illegible] گورنر صاحب بہادر
ہسپتال کے مریضون کی خبر لیتے رہتے ہیں
علاوہ اس نیک دلی کے آپ مجرمون کے
ساتھ بھی سلوک کرتے ہین [illegible]
کے مصداق ہین -

حال کا ذکر ہے کہ آپنے تمام فاقہ مست
قیدیون کو رہا کر دیا - کیونکہ قحط کی سختی سے
مجبور ہو کے اونھون نے چوریاں کی تھیں اونکی
خطائین معاف کر کے آپنے ہر ایک کو [illegible]
پہنچا دیا تاکہ [illegible]

کبھی کبھی کا شغل

سرحدی وزیرستان کے بیٹے بٹھائے کس طرح جوش اور غصہ کھڑا ہوتا ہے جس طرح سنگ گریزہ کو چوٹ ہو جاتی ہے۔ گروہ ہر طرح سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہندوستان میں ہماری سرکوبی کیلئے بہت ہے مگر پھر بھی کسی نہ کسی وقت اونکی وحشت ایسا زور ہو جاتا ہے کہ بغیر چھاپہ مارے ہوئے چین نہیں آتا۔ کئی ہفتے سے اونکی حیات شعاری کی خبر نہیں آئی تھی۔ مگر اس ہفتہ خبر آہی گئی چنانچہ مورخہ تاریخ کی خبر ہے کہ شام کیوقت وزیریوں کے ایک گروہ نے دفعۃً غوری پر چھاپہ مار ہی دیا۔ دو چار آدمی جو غسل کیلئے تیار ہوئے اون کا انشا فیصل کر دیا۔ اور تین ستر کے خوب مرتے تا نہیے حرب وار اور ایسے صبح تک لیتے رہے اور ایک سپاہیوں کی چوکی بھی قریب تھی مگر وہ کم بخت ایسے دیدہ دلیر ہیں کہ پہرہ داروں کی کچھ پروا ہی نہیں کیلئے۔

جوتے پر جوتا

فیض آباد کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے جو فیض آباد سکول کے طالبعلموں کیلئے نادری حکم نافذ فرمایا کہ خواہ کوئی لڑکا مع اسکولوں مدرسہ کے اندر داخل نہ ہو۔ تمام طلبہ گھبرائے تھے اور انہوں نے حضور لاٹ صاحب بہادر کی خدمت میں ایک شکایتی تار ارسال کیا۔ لاٹ صاحب بہادر جو خود دلیسا نہیں اونہوں نے فوراً اس حکم کی تردید کر دی اور حکم دیا کہ سب طلبہ بلاخوف مدرسہ کے اندر جایا کریں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے طلبہ کی مفتونی سے ہماری تو بہت ہوئی مگر کتنے کیا اون کا دل فرمانا کہ ہم ہی باقی رہ جوتا کھانا مناسب ہے۔

لٹیا ڈبو دی

لیبرے صاحب بھی منجملہ ان برا کشتن ممبر ممتاز ہے کہ گورنمنٹ چین دولی ریڈپ کی فرہی کیو دان سے گھبرا او ٹھا اور سنے لیبرے وزیر اعلی تنگ جنگ کو جو شنگھائی میں موجود ہے) ہدایت کی ہے کہ جسطرح بنے دولی ریڈپ سے صلح کرلے۔ ابھی تک اخبارات میں کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ خدا جانے وہ اپنے دل میں کیا منصوبہ بنا کا منتظر رہا ہے۔ گو کہ وہ بڑا عقلمند ہے بہادر ہے مگر اب اسکا خیالی پلاؤ دم پخت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی دولی ریڈپ کے اثر نجہ میں پھنسا ہوا ہے اور اگر کسی طرح نکل بھی بھاگا تو بھی کیا ہو سکتا ہے۔ مدعی سست گواہ چست کا مضمون ہے۔ گورنمنٹ ہی نے غضب ہتیا ڈال دی۔ تو وہ بے چارہ ہاتھ پاؤں کے بل پر کیا زور مار سکتا ہے۔ تو وزیر مذکور کو دولی ریڈپ کی خوشامد ہی پڑیگی۔ اب کیا ہوا اب تو اونکی خوب بن آئی ہے بیچارا چھڑا بیٹھا بیٹھائے سب ہتھیار ہاتھ میں لے لینگے جب انقلاب ہو جائیگی جب نہیں تو پہاڑ ڈھائینگے۔

عرق ہیضہ

چونکہ آجکل ہندوستان کے بعض مقامات میں ہیضہ کی شکایت ہے اسلئے ہم نے جو مجربات کا عرق تیار کیا ہو نسخہ کوئی اچھل کچھ نہیں۔ حکیم حاذق طبیب لائق حکیم نصیر الدین صاحب دہلوی مرحوم و مغفور رئیس الحکما حکیم مطلب مجربات ہے۔ یہ عرق ہر ایک امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہیضہ تو اس سے ایسا بھاگتا ہے جیسے [illegible] کو دیکھ کر ایک بہت سانس پر عرق کچھ سوا دستی [illegible] ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دستی نہیں محض خدا کی [illegible] کو طیار کیا ہے تھوڑا سا پیا۔ پیاس تیرتے تک لیجانے ایک [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

الگ ہی الگ گانٹھا

روسی گورنمنٹ ہماری گورنمنٹ سے بہت جوڑ گانٹھ رہی ہے وہاں اکثر خبریں اسکی مخالفت میں شائع ہوتی رہتی ہیں کیونکہ یہ سب کی بھلائی کے لئے کوئی کام ایسا ہی ہو کر کوئی طاقت ہی کی حاجی ہے کہ یہ الگ ہی الگ اپنا کام بنانا چاہتی ہے۔ حال میں امیر روسی گورنمنٹ نے ایک بڑا زبردست الزام لگایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسنے کسی سلطنت کا مشورہ نہیں لیا۔ اور الگ ہی الگ کے دائرے لئے کو گانٹھ کر اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے۔ ہماری روسیوں کا جوش خون پانی کی طرح بہہ۔ اور سب کے لوہا کا خیال نہ کیا۔ ہمارے نزدیک تو الزام جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ بڑی ایما دار دنیا کی پوری ہے۔ اور اگر اسنے کی بھی تو ضرور کوئی پولیٹکل مصلحت ہوگی۔ مگر اس اس مصلحت کا بدلہ لینے بغیر کسی پہچان کے ایسی گورنمنٹ ایسی دنیا کی سلطنتیں سرحقیقت ہیں ہمارے گورنمنٹ کا حق ہے ہی کہ کرتے موجود صاحب کی مہرائی تو کیا ستم کیا۔ ہمارے ابھی آباد رہا ہی ہے۔

اب کیسی آزادی

ہماری مصر کے متعلق تمام اعتباہ ایسا نے سے بہت بڑے زور سے کہا کہ ہم ایسے ہی مصر کی آزادی کے لئے بڑے جوش و خروش سے پیدا ہوئے تھے۔ ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ مصر کو برٹش ممالک میں داخل کرلے اور انکو بڑا ترقی دی جائے گی۔ [illegible] مگر گورنمنٹ بہادر کا مطلب کچھ نہیں ہے [illegible] سبکے یہاں کام ہی فرمانے میں کر [illegible] مین میں ہے لکھا جا [illegible]

ہم باغی ہو گئے

کمشنر صاحب۔ کوتوال صاحب۔ تھانہ دار۔ داروغہ صاحب۔ جمعدار صاحب۔ جمعدار صاحب۔ ہیڈ کانسٹبل صاحب۔ لینا۔ لپکنا۔ دوڑنا۔ **ہم باغی ہو گئے** (باغ والے) ہم خود تو نہیں ہو گئے مگر لوگوں نے بنا ڈالا کچ فہم کوتہ اندیش اخباریوں کا بھی عجب حال ہے سمجھنے میں نہ بوجھتے ہیں۔ اور کٹھ ملاؤں کے کفر کے فتوے کی طرح ہر کسی پر بغاوت کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں اکثر گردے ہمارے مضامین کو پڑھتے پڑھتے ٹھہرا جاتے ہیں۔ اور اوسکا مطلب سمجھے بغیر کہہ دیتے ہیں کہ پنجاب کے مضامین تو باغیانہ ہوتے ہیں۔ خیر اور لوگوں کا تو ہمیں کچھ گلہ نہیں۔ وہ بیچارے آزادانہ تحریر کے اصول سے ہی ناواقف ہیں۔ گورنمنٹ کی خیرخواہ نکتہ چینی سے نابلد ہیں۔ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ بعض دیسی اخبار کے ایڈیٹر بھی ہماری نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہیں یہ بھی نہیں کہ وہ جاہل ہیں نہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے اخباری ضرورت ہے سے واقف مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارا اخبار پڑھتے وقت ان کی عقل گدی کے پیچھے ہو جاتی ہے یا گھاس چرنے چلی جاتی ہے یا ہوش فقرد ہو جاتے ہیں جب پہلے اکثر ہم نہیں سمجھتے کہ زمانہ میں کیسی یہی ہوا ہے جو زمین دیا میں اور مگر سو برس سے اندر اگر خدا نخواستہ ہماری سمجھ پر تھیر پڑ ہی جاتے تو گورنمنٹ ہمکو خاک میں ملا کر نیست و نابود کر چھوڑ دیتی کئی ہزار روپے ہیا۔ جہاں کی نگرانی کیلیے محض اسید سے خرچ صرف کرتی ہے نہ ذرا بھی ہمارا قلم اٹھا کر ڈالتے اور جھٹ پکڑ کے پیریش منگے زبردست شکنجہ میں جکڑ ڈالے۔ کو خدا بھی گورنمنٹ۔ یہ تو توبال کی کھال کھینچنے والی ہے کئی ایڈیٹر و نمبردار تھوڑی صاف کر چکی ہے۔ سکو سڈیشن کی شکنجہ میں جکڑنے کی خوب مشاقی ہے۔ کہانی سے گنہگار ہی پر تو کب کمشنر صاحب کا حکم جاری ہے ہیں باغیانہ مضامین کر ہر قسم

بیڑا ہی اولٹ دیا تھا

کمبخت فرخ ہی بڑے ہی دغاباز ہیں۔ پریٹوریا میں جو ہمارا فوج ہے اوس کے اوڑا دینے کی اونہوں نے ایسی ترکیب کی تھی کہ اگر ذرا بھی خبر نہ ہوتی تو بیڑا ہی اولٹ جاتا۔ ہمیشوں کی جانیں تو ہی خاک میں مل جاتی بڑے بہادروں کی بہادری یہ بالتی پھر جاتا مگر وہ تو قسمت اچھی تھی کہ سیدہ ہو وبلاک ہونے کے خیر گزشت کا معاملہ ہو گیا۔

ظالموں کا غضب تو دیکھو۔ ہمارے بہادر لارڈ رابرٹس نے تو پریٹوریا کی رعایا پر رحم کیا کہ اونہوں نے اطاعت کی درخواست کی اور اونھوں نے مسند قدرا سے شتر ارکی ذکر سکو قتل کیا۔ نہ پھانسی پر لٹکایا۔ نہ کسی کی دولت لوٹی۔ نہ گھر جلایا۔ تمام شہر میں امن وامان کر کے گورنمنٹ عالی حوصلگی کا ثبوت دیدیا۔ مگر یہ بطن بوئے ہے تو فرمانبردار مگر مار آستین ہو کر جب انگریزوں نے دیکھا کہ اب انگریزوں کو بار طرفے اطمینان ہو گیا تو انگریزی فوج کو ہلاک کرنے کیلیے چپکے ہی چپکے صلاح و مشورے کرنے لگے۔ بیس پچیس آدمیوں نے مل کر یہ انتظام کیا۔ کہ پریٹوریا میں جسقدر انگریزی افسر ہیں سبکا بائیکاٹ دیں اور لارڈ رابرٹس جو ہر وقت سونگی جھڑیا ہے انکے اسکو زندہ پھانسی لیں اور یہاں جسقدر فوجی گھوڑے ہیں سبکو بھگا لیجائیں۔ اس کام کے لیے اونہوں نے ۱۶ اگست مقرر کی تھی صرف چند روز رہ گئے تھے کہ ہم ہمیں کسی نا عاقبت اندیش دل جلے زدہ با مقام میں آگ لگا دی۔ ہمارے بہادر افسروں کے ہوش اڑ گئے ہمارے بہادر لارڈ رابرٹس جو اپنے تئیں کی وجہ سے مشہور ہو گئی ہیں وہ فوراً تاڑ گئے کہ کیسے شعلہ شرارت نے آگ بھڑکا دی ہے۔ فوراً اسکی دہشت میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔ ان شریروں میں سے ایک دو ترشے بڑھ گئے ان سے ایکا کر لیا۔ کہ جا بجا گھروں و جابجا

دیکھیں تو اسلامی حمیت

دنیاوو دنیا کا مالکی لنکا کے چاق چوبند ہو جاؤ۔ تم بہت اسلامی حمیت کے آگے الاپا کرتے ہو۔ ہم بھی تو دیکھیں تم کیسے جہد اسلام و جان نثار مسلمان ہو۔ تم اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی خوش بختیوں کا حال سکے بہت خوش ہو کرتے ہو۔ زبانی اللہم زد فزد کر دینا۔ اظہار مسرت کیلیے خالی بغلیں بجا دینا تو بہت ہے۔ اور عملی طور پر ثابت کر دینا اور بات۔ اب ایک مبارک موقعہ آگیا ہے یعنی جشن سالگرہ ۱۶ اگست کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ قسطنطنیہ میں ہوگا۔ یہ جشن معمولی سالگرہ کا نہیں جوبلی جشن ہے۔ مسلمان اسپر جتنی خوشی منائیں تھوڑی ہے۔

بعض کوتاہ فہموں کو یہ خیال ہوگا کہ برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر سلطان المعظم سے اس قسم کا واسطہ رکھنا شاید گورنمنٹ کے خلاف ہے۔ یہ خیال بالکل بیہودہ ہے ہماری گورنمنٹ عالی حوصلہ ہے۔ ایسی باتوں سے رشک و حسد تو کمینہ طبیعتوں میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اسنے جو اپنی رعایا کو مراسم خسروانہ سے آزادی عنایت فرمائی ہے اوسکے رو سے بھی ہم اس فعل میں مختار ہیں جس کے لیے خوشی کریں۔ ہاں اگر خدانخواستہ ان دونوں سلطنتوں میں ناچاقی ہوتی تو اوسوقت تھوڑے بہت اندیشہ کی بات تھی۔ مگو کہ گورنمنٹ تو اپنی عالی ظرفی سے اوس وقت بھی کچھ اعتراض نہ کرتی مگر جھکو تو شک ضیاع کرنی پڑتی۔ اور اب تو کسی طرح کا کھٹکا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے دونوں سلطنتوں میں خوب اتحاد ہے۔ اسکا ثبوت ہیہ ہے کہ دونوں نے ایک سلطنت اسموقعہ کیلیے کسی خاص مبارکباد کی تجویز کرنے ہیں اگر مسلمان اسوقت کشتی ساز ہو گئے تو نہایت افسوس کی بات ہو گی کہ غیر قومیں اظہار مسرت کریں اور خدا نخواستہ ہم ہم رہیں

بات تمہاری ہی دم میں بندا

بن فاکروں نے ڈاکیوں کا بھیس بدلکھا ہے اور وہ اخبارات کیلئے بابا کا احسان مند سمجھے ہیں پیچھے نکلتے نہیں دیتے۔ خریدار روئیں پیٹیں۔ چیخیں چلائیں ہائے ہائے کریں مگر وہ کسیطرح دادرس نہیں ہوتے۔ جب ان سے شکایت کیجاتی ہے تو وہ صاف مکر جاتے ہیں اور الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق بن کر دفتر والوں پر الزام لگاتے ہیں۔ اب وہ سر پکڑ کے روئیں کہ ایجاد بندہ ڈاک کا ایسا انتظام کر دیا کہ اب اس پرچے کی تنخواہ بھی ادا نہیں ہو سکتی جس شہر میں دس پانچ خریدار ہی ہونگے۔ سب کے نام کے اخبار ان کا پارسل ایک ہی خریدار کے نام بھیجا گیا اور اسکی معرفت سب کو پہنچا دیا۔ جو خوش اپنے اخبار کے کل خریدار ہیں مسلمان ہیں اسلئے وہ سب کے سب ہمدرد اور جان نثار ہیں جنکے ذمہ جو خدمت سپرد کر دی اسکو ہمیت اسلامی سمجھکے بسر و چشم منظور کر لیا آخر اس شہر میں فی الحال ایجنٹ کئی ہیں وہاں کے پرچے تو ان کی معرفت باطمینان پہنچ جاتے ہیں۔ باقی شہروں کے لئے یہی ترکیب کو دس پانچ میں سے ایک آدھ کو ہمنڈہ لیا۔ اس ترکیب میں دو فائدے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ تو یہ کہ اخبار دست بدست خریداروں کو پہنچ جاتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ یہاں سے پرچے ہی روز پارسل روانہ ہو جاتے ہیں۔ اس انتظام سے مفت میں ڈاکیے ایسے مجبور ہوئے کہ اون کو مجرد خریدار ہونا پڑا۔ ہمنڈہ کے ترانہ پیش کیا۔ اور خبار جاری کرایا۔ بات تمہاری ہی دم میں بندا۔

جن مقامات میں کہ ابھی یہ انتظام نہیں ہوا وہاں کے خریداروں سے امید ہے کہ بغیر بالسی درخواست کے وہ خود ہی کام کریں گے اور پیچیدگی دفع شکر کر کے دکھا دیں کہ دنیا میں بھلا ہو۔

جو کر چکے وہ کر چکے

دول یورپ بار بار تجربہ کر چکے ہیں کہ کبھی طرح سمجھ چکی ہیں کہ ترکی سلطنت نے ایسی ترقی حاصل کر لی کہ وہ کسیکے قابو کی نہیں رہی اور اسکی بیماری کا زمانہ گزر گیا۔ منزلوں دور جا پڑا۔ دولت حشمت فوج ہتھیار گولہ بارود۔ کسی چیز میں کمی نہیں رہی مگر خدا جانے انکی سمجھ پر کیا پتھر پڑے ہیں کہ ان کی جبلی عادت نہیں جاتی۔ دول یورپ معقولات کی عادت نہیں چھوڑتے۔ جیسے کہ اور چھوٹی موٹی سلطنتیں ڈانٹ ڈپٹ میں آ جاتی ہیں ایسے ہی یہ ترکی سلطنت کو بھی خیال کرتے ہیں۔ وہ اپنی گیدڑ بھبکیوں سے باز نہیں آتے۔ آجکل اونہوں نے پھر اوس طرف رخ کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضور سلطان المعظم نے انیس پاشا کو العبید (آرمینیا) کا گورنر مقرر کر دیا۔ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ارمنی عیسائیوں کے دلی دشمن ہیں۔ اور وہ لوگ بوجہ عیسائی ہونیکے دول یورپ کے دل و جگر کے ٹکڑے ہیں اسلئے یہ ہر بات میں اون کی حمایت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انیس پاشا کی نسبت جو خود دول یورپ کا خیال ہے کہ ارمنی قوم کا پیچ تک ستیاناس کر دیں گے اسلئے انکا کلیجہ دھڑکتا ہے دم خشک ہوتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ ابھی شروع شروع ہے سب ملکر ایک داب بٹھا دو۔ تاکہ سلطان المعظم سات پانچ کی تین پانچ سے گھبرا جائیں اور انیس پاشا کو معزول کر دیں مگر توبہ۔ وہاں تو ایں خیال است و محال است و جنون۔ والا اسعاملہ نکلا حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و حشمتہ نے دول یورپ کی درخواست کو اس کان سنا اوس کان اڑا دیا۔ جب دول یورپ نے اپنی مجموعی قوت کے خیال سے زیادہ زور دیا۔ تو اعلیحضرت نے صاف جواب دیا کہ بس خاموش جو کر چکے وہ کر چکے۔ بات تمہاری بات کی دم میں بندا۔

مسلمان مسلمان سب ایکسان

ترکی سلطان چینی مسلمانوں کے امن و امان کیلئے تگ و دو کر رہے ہیں۔ تاکہ اون مسلمانوں کو ہر طرح حفاظت سے بہرہ مند کیا جاوے۔ بظاہر گو کہ ترکی اور چینی مسلمانوں کا ایسا تعلق نہیں۔ یہ دنیا دوسری وہ دنیا دوسری مگر اصل بات یہ ہے کہ مسلمان مسلمان سب ایکسان۔ چاہے اس دنیا میں ہوں چاہے اوس دنیا میں۔ ہر حال میں ایک دوسرے کی ہمدردی فرض ہے۔ ہماری شریعت اور خلق محمدی تو بہکر یہ ہدایت کرتا ہے کہ غیر قوموں سے بھی رحمدلی اور دردمندی سے پیش آؤ کیونکہ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند۔ جب عام کے لئے یہ حکم ہے تو خاص اسلامی قوم کیلئے کیا کچھ ہونا چاہیے عام اس سے کہ وہ کالے ہوں یا گورے۔ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ چپٹی ناک والے ہوں یا اونچی ناک والے حنفی ہوں یا شافعی حنبلی ہوں یا مالکی۔ مقلد ہوں یا غیر مقلد شیعہ ہوں یا سنی۔ کوئی ہو اہل قبلہ ہوں۔ کیونکہ ہر باطن خدا کے رسول کے امت ایک دوسرے کی حمایت۔ دردمندی ہمدردی۔ فرض ہے العرض پھر بھلا چینی مسلمانوں کو آفت میں پھنسا دیکھکے ترکی مسلمانوں کو بے چینی کیوں نہ ہوتی۔ وہ انکے لیے راتدن دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اور اسیطرح مانگتے ہیں کہ جسطرح مانگنی چاہئیں یعنے خلوصیت و دردمندی جوش و خروش کیساتھ چینیوں کی ہمدردی کا جوش بیطرح پھیلا ہوا ہے۔ ترکی علما جگہ جگہ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ اور انکا جوشیلا وعظ سوئے ہوئے سہاگ کا کام دیتا ہے۔ انکی تقریر اس کے چبھتے ہوئے ہیں کہ بیساختہ لوگوں کا دل بھر آتا ہے چینیوں کی ہمدردی کیلئے وہ جان و مال سے حاضر ہیں۔ مگر اس کی وجہ ہے کہ ابھی تک سلطنت کیطرف سے کوئی اشارہ نہیں ہوا۔ دول یورپ اس جوش سے بڑی چونکنا ہو رہی ہیں اور جانتی ہیں کہ ترکوں کا جوش ہی تک محدود رہے۔ ابھی تک حد بندی کو

معرکہ آرائی

نظم مشتاق

میرے معزز مکرم حکیم محمد عبدالحمید صاحب فتح زاد اللہ حشمتہ۔ ابی حضرت تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپکا مشتاق بکمال ہنر اپنی من گھڑت نظم فتح جنوبی افریقہ بذریعہ اس تحریر کے آپکی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف اگر پسند خاطر ہو تو بعد ... اپنے معزز اخبار پنچ بہادر میں اسکو طبع دیکر مجھ جیسے نیازمند کو مشکور فرمائیے گا۔

وھوھذا

ہماری ملکہ نے فتح پائی ہے شاہ بوئر سے جنگ کرکے
جنوبی افریقہ لیلیا سب بہادروں نے ہمارے لڑکے
ہزاروں مشکل کا سامنا تھا قدم قدم پر تھو جبال جیسے
بڑی بہادر ہے فوج برٹش گذر گئی راہ پر خطر سے
ہماری افواج قاہرہ کا کیا تھا دم بند مفسدوں نے
خدا نے جانیں بچائیں ورنہ رہائی مشکل تھی انکے شر سے
کہاں تو یہ تھا کہ یوں لڑینگے مرینگے پر مار کر مرینگے
نتیجہ اوس جوش کا یہ پایا کہ بھاگ ہی کر رہے ٹھہر کے
جو مرد میدان ہیں تو آئیں مقابلہ پہ ہنر دکھائیں
ہم اون کو ایسا مزا چکھائیں جو بھاگ آ جائیں سر اکڑ کے
محاصرہ کرکے لیڈی سمتھ کو یہ سمجھے تھے کہ ہم ہی کچھ ہیں
ہزار صورت سے زور مارا مگر نہ وائٹ وہاں سے سرکے
ہماری فوجوں نے گھاس کھائی محاصرہ کمبرلنگ میں آکر
اور اپنے گھوڑوں کا گوشت کھایا خدا نے آخر فتح دی کرکے
ہیں لارڈ رابرٹس ایسے جرنل کمانڈر انچیف فوج برٹش
کہ جنکی ہیبت سے دشمن جنگل کے بھاگے ہیں اپنے گھر سے
برادر و بیٹھوں دلیر ہیں واقعی سب بڑے بہادر
اونہوں نے دشمن کو خوب مارا طرح طرح سے گذر گذر کے
بڑا بہادر تھا شہ کی کہانی بہادری کچھ نہ کام آئی
ہماری سرکار کی اطاعت کرو کبھی نے صلاح دیکر کے
کہاں ہے اب تیری فوج لشکر کہاں گیا وہ ترا ہوا لادر
بتا تو ٹوٹے انکا او کروگر چھپے کہاں ہیں وہ جاکے ڈر سے
کہاں گئے وہ حامی سب کہ جنکے بھروسے پہ کودتے تھے
تمہارا ساتھ ان سبھوں نے چھوڑا ہیں آخر خفا ہو کر کے
بڑا تھا جوبرٹ تیرا جرنل ہے آفریں اوسکی عقل پر بھی
کہ بھاگا اوسنے چھوڑا پایا اپنا بہادروں کو ہمارے مر کے
کہاں ہے اسٹین اور کروگر کہاں ہے بوتھا کہاں ہے ایڈ
جو خیریت چاہتے ہیں اپنی تو باز آجائیں شور و شر سے
فدا سی بوتھی یہ ہیکڑی کہ فتح لندن کو ہم کرینگے
اجی کروگر یہ ہو گیا کیا جو بھاگے تم سر پہ پاؤں دھر کے
پریسیڈنٹی کی دم کہاں ہے جو دم سے وابستہ تھی تمہارے
لنڈورے پھرتے ہو اب ہے یہ بار ذلت کا سر پہ دھر کے
تمہاری اچھلیوں نے یہ ہو بگاڑا اب گھسل ہی تمہارا
شاد یا سلطنت کو آخر مقابلہ میں ہمارے پڑ کے
لگے کو بیٹھتے ہر لے ڈھوچم وگرنہ اب کیا رہا ہے باقی
ہمارا کچھ بھی نہ کر سکوگے تم ایسے حیلے ہزار کر کے
ہماری توپوں کی گولہ باری سے ریزہ ریزہ سلطنت کو اپنا
درخت شاہی کو کاٹ پھینکا ہمارے لشکر نے تیرا جڑ سے
خدا کے فضل و کرم سے تیرا ہو قوم خودسری کی خود سر کو
بگڑ گئی اب اپنے ہاتھوں یہ قوم ہے بگاڑ کر کے
نشان نشتوں کے اڑ رہے ہیں ہوا ہماری سلطنت پہ
مطیع سب قوم ہو رہی ہے تری کروگر ہمارے ڈر سے
جو خیریت اپنی چاہتے ہو تو راہ اک تمکو ہم بتائیں
معافی اپنی خطا کی چاہو ہماری ملکہ کے پاؤں پڑکے
حضور ملکہ معظمہ کو بجاہ و حشمت رکھے سلامت
خدا سے ہم مانگتے دعا ہیں یہ تحفہ نام پڑھکے
نہیں ہے قابو کی بات اپنے وگرنہ اس فتح کی خوشی میں
نثار ہم کرتے قیصرہ پر فلک سے انجم اتار کر کے
ہو تجکو تسلیم تو مبارک ہو تیرا اقبال سعد افزوں
تری حکومت پہ ابر رحمت گہر لٹائے اور ہمیشہ برسے
خزانہ و ملک اور رعایا صلاح اور معدن طلائی
خدا نے یہ سب دکھا دیا ہے ہمکو تمہارے دشمن کو زیر کر کے
یہ تیرے مشتاق نظم لکھی ہے یا کہ تصویر جنگ کھینچی
دکھائے ہیں واقعات جنگی عجب عجب ہیں نظر کے

راقم

سید مشتاق علی مشتاق کوروی۔

نئی روشنی والو نئی خیال

دنیا نئی زمین نئی۔ آسمان نیا
اللہ جب نیا ہو تو سارا جہان نیا
کل جدید لذیذ

سبحان اللہ و بحمدہ یہ برسات کے ایام بھی عجب ایام ہوتے ہیں۔ ایک بار جو باران رحمت نے نزول فرمایا۔ بحکم (وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا لنخرج بہ حبا و نباتا و جنات الفافا) تمام زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔ گرد و غبار دھل دھلا کر صفحہ زمین رشک گلستان بن گیا۔ درختوں کے پتے جنپر سال بھر کی گرد جمی ہوئی تھی ایسے دھل گئے کہ زمرد کے نگینوں کیطرح چمکنے لگے۔ کیا اب یہ زمین اور یہ پتے نئے نہیں کہے جا سکتے۔ ہاں ضرور کہے جا سکتے ہیں۔ وہ پرانے دقیانوسی دل جو عشاق کے دلوں میں بیٹھے پڑے ہوئے تھے اور جن کو یاس و حسرت کی پھپھوندی اور ناامیدی و ناکامی کی کائی جمی ہوئی تھی اون کو لگاتار بارش کی بوچھاڑوں نے ایسا دہو دیا کہ جیسے لیڈیاں کورٹ آف لندن اپنے نازک رخساروں کو صابون سے دہو کر صاف کرتی ہیں۔ کہئے اب یہ تمام دل نئے نہیں ہو گئے۔ ہاں ہاں بالضرور نئے ہو گئے۔ نئے بازاروں میں جو دیکھئے تو دوکاندار اپنے سال بھر کے رکھے رکھائے مال کو صاف کر رہے ہیں کہ یہ پرانا مال نیا ہو کر نکل جائے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں جو غبار سے مکدر ہو رہی تھیں ایسی صاف ہو گئیں کہ ہمالیہ کی چوٹی کو بھی آئینہ دکھانے لگیں۔

کیسن جناب کیا ان چیزون پرنئے ہونیکا اطلاق نہین ہوسکتا ہے نہین وہ نہین ہونے کی بھی ایک ہی کہی ہوسکتا ہے اور مزہ ہو سکتا ہے خطا معاف گڑا زمانے زمین اب کچھ عرض کردن پہراس حرکہ بانصل کے اثر سے اگر قوم نیا چہرے اپنے پہلے خدا کے جو اثر کہنگی سے فرسودہ ہوگیا نیا بنا کر مونا و زیبا ہوگیا اشیا کا ادلٹ پلٹ ہونا تو قدیم سے چلا آتا ہے آج صحرا مین دریا ہے زکل آکا مین کسرا آج جنگل مین بستی زکل بستی مین جنگل ہے یہ حضرات دہریے زکہوانے مین ان کیواسطے فرض ہی جتا کر دنیا کیطرح سے خدا کو بھی جدت کا لباس پہنادین ایک ہمارے عنایت فرما سے نوجوان مرزا نیچر فرمانے مین کہ بندے اور خدا مین ایک نسبت اتحادی ہے پہر اجتماع ضدین کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تو نئے اور خدا پرانا نہین خدا کو بھی نیا کر دانسا چاہیے کہ نال میل مرزنکا ملجائے شاباش مرزا زرجان بات تو نئی نکالی و سکیے نئی روشنی کا یہ جلوہ ہے فکر نے رسائی تو خوب کی مگر یہ تو سب کچھ ہمارے زمین نئی ہوئی درخت نئے ہوئے پہاڑ نئے ہوئے انتہا یہ کہ خدا بنا ہوا ان حضرات نوجوان نے زمانے پرانا لان کر دیا کیا ہے نہین وہ تو ویسے ہی بگڑے رہے اور ان کی ساری پرانی چیزین پرانی ہی رہین پھر ان لطف تو جب آئے اور آپ کے دعوے تصدیق بھی جب ہی ہوگی کہ آپ کے سارے گرو گھنٹال نئی روشنی والے پرانے خرانٹ ریش و بروت کا صفایا بنا کر لیے نئے ہوجائین کہ چہرہ چودہویں رات کے چاند کی مانند نظر آنے لگے مگر یاد رہے کہ گھر مین اوستاد کی اصلاح کی ضرورت ہے مثل مشہور ہی ہے کہ جائے اوستاد خالی نہ فضان حوجیر ضرکے دو ہو مین سے امپارن کے کہانے سے آپکے سندھ ہوگئے مین ان کو بھی تو دیا جائے کہ پہلا پرانا شبر خوار ہونیکا لطف آجائے اور پہر اسکے ساتھ ہی اپنی مرضی کو بھی نئی کرلینے کی کوشش کیجائے اور یہ امر چندان غریب نہین جب خدا ہی نیا ہوگیا تو ایک ناقص العقل کا نیا کرنا بعید از قیاس اور خلاف قدرت نہین اور پرانے مرضی کا نیا کرلینا تو ایک ادنی سی بات ہے کہ چون کی سمجھ مین بھی آسکتا ہے کہ جہان چند نوجوانون سے متواتر لطف صحبت رہا ہو گئین صحبت کا اثر مشہور ہے جہان خربوزہ بدل کر ایک فصل مین نہ تو ٹا پہر وہ بھی بیلون کے ساتھ کچا ہو جاتا ہو۔

بقلم

آزاد رقم وری خیر اندیش حافظ دہلوی

بھلا کر بھلا ہوگا

گو کہ اس زمانہ مین نیک کامون سے لوگو نکا دل اچاٹ ہوگیا ہے اور خصوصاً ان سے کہ جنمین پیسہ کوڑی کا خرچ ہو۔ اگر کبھی کوئی کام خدا واسطے کا ایسا آپڑتا ہے کہ کسی مستحق اسامی کی توجہ درکار ہوتی ہے تو سیٹھ صاحب دونون ہاتھون سے تو ند شریف پکڑ کے ایسے خاموش ہو جاتے ہین کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ ہان رنڈی بھڑوون کی خاطر مدارات۔ یار لوگون کے چار پائی کے صرف مین بیسیون کیا سیکڑون کا خون کرتے ہین۔ آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ مگر جس خدا نے کرانکو بے شمار دولت عطا کی اوس کے نام پر ایک پیسہ دیتے ہوئے دم نکلتا ہو۔ گو کہ عام طور پر یہ خباثت اور خست بڑی توندوالون کے دل مین کیا رگ و ریشے مین سرایت کر گئی ہے مگر پہر بھی غنیمت ہے کہ ایک آدھ دانہ پاک صاف نکل آتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

چنانچہ حال مین سیٹھ حاجی محمد موسیٰ صاحب اور الملو کھجی صاحب نے اپنی سخاوت حمیت اسلام کا ثبوت دیکر یہ بات ثابت کردی کہ پانچون انگلیان یکسان نہین ہوتین۔

کراچی کی مسجد کا نل بالکل خراب ہوگیا تہا جس کی وجہ سے حوض مین پانی نہین آسکتا تہا۔ ہمارے دوست سیٹھ عبد الشکور ولد عبد القادر نے بذریعہ ایک گجراتی مضمون کے بیان کے مسلمانون کو توجہ دلائی۔ ایک مہینہ تک کسی نے سانس بھی نہ لیا شاید ہر سیٹھ کا یہ خیال ہو کہ اور ہی کوئی بندہ خدا کا اوس پہ گہرا ہونا چاہیے کہ اوس ہی اس کار رسائی ہو جائے۔ مگر ایک مہینہ تک کسی نے توجہ نہ کی آخر کار سیٹھ حاجی محمد موسیٰ صاحب اور حاجی الملو کھجی رحمۃ اللہ صاحبان کو جوش آیا اور ان دونون نے ملکر از سر نو نل لگوا دیا۔ اب اچھی طرح سے حوض مین پانی آتا ہے۔

خیر یہ تکلیف تو رفع ہوگئی خدا ان سیٹھ صاحبان کی کاوشون کو بھی مقبول کرے اب ضروری اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسجد کے دروازے کے قریب پارسیونکا کوس خانہ دستہ اس ہاس ہے اوس کی بدبو کہہ بیان مین نہین ان کا کہتی اسی طرف ہے۔ اکثر وقت جب پارسیون کی بیٹ کا جو اوڑتا ہے تو اوسکی بدبو ایسی پھیلتی ہے کہ نمازیون کا دماغ پریشان ہوجاتا ہے بلکہ ناک کے بال بھی جل جانے ہون تو عجب نہین اور جس وقت بھنگی اوسے صاف کرتا ہو اوس وقت نمازیون کا تو کہنا ہی کیا۔ دور دور تک خبر لیتا ہے۔ خانہ خدا کے دروازے کے پاس سنڈاس بنا ہوا وہ بھی اسے بے خبر کہ تمام بدبو مسجد ہی کے اندر آئے۔ غضب ہے کوشش چاہیے

مسلمانون کو اس نقص کے رفع کرنے کیطرف توجہ نہو۔

اس سے ہماری یہ غرض نہین مسلمان پارسیون سے لٹھم لٹھا کرکے اور بھی گر اچھالین - یا کچہری عدالت کرکے اپنا سیکڑون روپیہ داخل گورنمنٹ کرین - یہ معاذن باتین بیہودہ ہین اور ہماری نشان کے خلاف - ہمارے اسلام نے ہمکو پہلا سبق یہی پڑھایا ہے کہ جبتک سب ہی تکلیفین گی نہ نکلے ہرگز لڑھی نکر دو سلمانون کو چاہیئے کہ مالک مکان کو سمجھا بجھا کر مکان کی منہ مانگی قیمت دیدین اور پہر اوسکو صفا چٹ میدان بنا کے یا تو وہان چھوٹا سا باغ بنوا دین یا اور کوئی عمارت مسجد کے متعلق بنوا دین ہم کو امید ہے کہ اگر سیٹھ حاجی اطہر بھر رحمت اللہ و حاجی محمد مرید تو دل کر لین تو یہ کام کوئی مشکل نہین اور سر اگر وہ اتنی ہمت نہ کر سکتے ہون تو خیر تمام مسلمانونکو توجہ کرنی چاہیئے۔

اندک اندک بہم گردد قطرہ قطرہ سیلے گردد

ملک چین

از خیر خواہ اسلام - از کراچی فرید روڈ ڈائجنٹ پنچ بہادر کرم

یوں تو کوئی ملک ایسا نہین جسمین نیچر کے سگھڑ ہاتھون نے ایک چیز دل لبھا لینے والی نہ بنا دی ہو مگر بعض ملکونمین کچھ اسطرح کے اسباب جمع کر دئے ہین کہ باوجود آنکھون سے نہ دیکھنے کے بھی اپنے جانب دل کھینچے لیتا ہے - اس ملک مین بھی نیچر نے طرح طرح کی دل لبھا لینے والی چیزین بہم کی ہین جسکا ادنی نمونہ سیہو کی جھیل ہے سبب عجیب و غریب مقام پر واقع ہے گرداگرد اسکے نیلوفر بنفشہ کے درخت اس ترتیب سے لگے ہوئے ہین کہ گویا نیچر نے اپنے ہاتھون سے ترتیب دیا ہے - زمین پر فرش زمردین سبزہ بچھا ہوا آنکھونکو تازگی پہونچاتا ہے باد صبا آہستہ آہستہ اٹکھیلیان کرتی درختو نسے لپٹ جاتی و بوئے گل لیکر سیدا ونکو بہار دن کو معطر کرتی ہے شاخین بار گل سے جھک جھک کر اپنے پیدا کرنیوالے کو سجدہ کر رہی ہین یا اون بیورون کو جنہین گردش فلک کج رفتار نے تباہ کر دیا ادھار رہی ہین پانی مین جو رنگ برنگ کے پہولونکا عکس پڑتا ہے تختہ آئینہ مین ایک گلزار نظر آتا ہے درخت سرو اسطرح سے جابجا استادہ ہین جیسے مہوشان حسن ولسنی کو دیکھکر پاگل ہون - جھیل کو اس کنارہ سے اوس کنارہ تک برابر پشتے بنے ہوئے ہین اور چونکہ دو گوشہ مثل تیچ کے اور ایک درمیان سے نکلا ہوا ہے وہ جھیل چھ حصونمین تقسیم ہو گئی ہے جسطرح باغبان کامل باغ کے کیارون کو منقسم کرتا ہے بڑے بڑے ستون جھیل کے زمین گڑی ہوئے ہین اونپر اوستادان چابکدست نے اسطرح سے تراشکر پتھر لگائے ہین کہ جوڑ نظر نہین آتے گویا ایک ڈال تراشکر بنایا ہے اور جہان کشتیونکے آمد و رفت کے لئے راہ کہی ہے وہان پر سنگ مرمر اور طرح طرح کے رنگین پتھرونسے پل بنا دئے ہین اور اونپر نفیس بنگلے صندل و خوشبودار لکڑیون سے طیار کئے ہین - چینی اور شیشون کے رنگ برنگ کی گچکاری کرونسے چھاؤ ہین جب آفتاب کی شعاعین اونپر پڑتی ہین ہزارون آفتاب پانی مین نظر آتے ہین ہلکی نفیس کشتیان پڑی ہوئی ہین سیہر کو اونپر رو ساو امرا بیٹھکر سیر کرنے ہین بیسیتے اسقدر چوڑی ہین کہ اون پر بگھی گاڑی جاتی کی سڑک کے گرد اگرد رنگین نالہ سے جن مین

خوبصورت خوبصورت خوشبودار درخت سے لگے ہوئے اپنے حسن صورت و سیرت پر فرشتونکو بھی بیخود کئے دیتے ہین - تین جزیرے جھیل کے اندر و دکہن و پچھم واقع ہین جو اپنی بناو سنگار سے غافل رہے ہین - یہ جزیرہ سطح آب سے بہت بلند ہین اونپر رنگین پتھرون کے مکانات بنے ہوئے ہین ایک سمت پہاڑ ہے اوسپر بھی رو سا و امرا کے رنگ برنگ کے مکانات منقش اور دوست کاریون سے معلو بنے ہوئے ہین بیچ مین فغفور کی بیٹھک سنگ مرمر کی مثل ستارہ سحری چمکتی معلوم ہوتی ہے جب ہوا سے پانی مین ہنڈولے اور جلنے ہین عجب لطف حاصل ہوتا ہو میرے نزدیک تو اگر بہشت شداد ہوگا ایسے ہی ہوگا اس کی ہوائی بخش فرحت بخش فردوس برین کی خبر دیتی ہے کیسے ہی غمگین ہو مگر اوسکی ہوا سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے اسکا حسن زاہد فریب چرخ کو بھی دیوانہ بناتا ہو بس اسقدر کافی ہو۔

اگر فردوس بر روئے زمین ست
ہمین ست ہمین ست ہمین ست

مکانات کے سامنے ہی قبرستان ہو چونکہ اہل چین کا دستور ہو کہ مُردونکو بھی مثل زندون کے مانتے ہین اسی لحاظ سے ہر شخص تکلف کرتا ہے بلند بلند قبرین اونپر عشق پیچان وغیرہ کی بیلین پھیلی ہوئی سرو صنوبر کے درخت خاموش کھڑے ہوئے عبرت ظاہر کر رہے ہین - جب سن سن ہوا چلتی ہے ماتم کی صدائین آتی ہین - وہان کا سماں کل اسطرح کا ہے کہ انسان کو عبرت ہو اور ہر لہو سے باز رہین عشق پیچان کی بیلین پھیلی ہوئی ہین کہ ثابت ہوتا ہو کوئی سر کے بال کہولے ہوئے ہے - صنوبر جامہ نیلگون سے حسرت برسا رہا ہے بید مجنون کا نپتے جسم سے عبرت کی تاثیر بیدا

کرتا ہے۔

خوب دوست آج ہم سنسان ہو رہے ہیں دیکھ کر
پاتا ہے ہم کو مجنون یہ مجنون دیکھ کر

سر و قد سے پامال کیا ہوا ان گلبدنوں کی طرف حسرت سے دیکھ رہا ہے جو نزاکت سے زمین پر قدم نہ رکھتے تھے افسوس مٹی کے نیچے دبے پڑے ہوئے ہیں۔

یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی مجھ جیسی بس گئی ہو حسین کیا کیا زیر خاک پنہاں ہو گئے ہیں مگر افسوس کچھ اسی میں ایسے مدہوش ہیں کہ کوئی لاکھ چیخے چلائے اتنا بھی جواب نہیں دیتے کہ ہم یہاں اور اسطرح ہیں۔ یہ بھی ایک ایسی راہ ہے کہ جس میں ایک ہی منزل جان دے کر جانا ہوتا ہے اور پھر اسطرح سے کہ کبھی ادھر کا رستہ ہی نہیں کرتے۔

اہل عدم پہ ختم ہیں جہاں نوازیاں
جا کر وہاں سے ایک مسافر پھرا نہیں

افسوس افسوس اے راہ عدم کے جانے والو اے ملک عدم کے جانے والو یہ بے اعتنائی خوب نہیں ہم وہی ہیں کل جن کے ہاتھ میں ہاتھ جوڑے ہوئے پڑے ہیں تمہارا آج یہی رنجیدہ ہیں [illegible] تجھے یہ جواب دینا کیسا اتنا بھی نہیں کہتے کہ ہم یہاں اور اسطرح ہیں۔ [illegible] دیکھو گے تم تمہارے احباب تمہارے عزیز تمہارے [illegible] پر کیا گذر رہی ہے۔ [illegible] ہو گئی ہیں برق تیغ کی چمک [illegible] دل دہلائے دیتی ہیں۔ [illegible] کا بوجھ ہے۔ کس کس کو جواب دے۔ دیکھو تمہاری خاموشی بہت جلد یہ شعر پڑھنے والی ہے۔

خدا ہی اس جگہ کی [illegible]
[illegible] برسنے میں جاتی ہیں
افسوس [illegible] تیرے بھی دوستو

خون سے پامال ہے آہ تیرا سینہ سفید یا سرخی مائل ہو جائیگا۔ تیرے حسن کے دیکھنے والوں کو اتنی بھی فرصت نہیں جو ایک نظر دیکھیں۔

عنایت حسین ۔ از [illegible]

چل رہی ہے کیا ہی مستانہ ہوا برسات میں
لطف کھلاتی ہے ایسا تھوڑا گھٹا برسات میں

مائی ڈیر پنچایار ۔ بد نصیبوں کی آہ و زاری کام کر گئی بیچاروں نے [illegible] اپنا حال زار کہہ [illegible] پانی برسا ہی دیا۔ اور پھر پانی بھی کیسا برسا بس مت پوچھو جن بیچاروں پر مصیبت پڑی ہے بس انکا دل زبان ایام کو رات دن یاد کریگا۔

آہا ہا واہ واہ کس شان سے گھٹائیں جھوم جھوم کر آ رہی ہیں تمام آسمان پر بجز سیاہ سیاہ بادلوں کے علاوہ کچھ نہیں نظر آتا ہے ہاں ہاں کبھی جب ادھر سے برق چمک جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح کوئی پری اپنے رخ روشن سے نقاب اٹھا دیتی ہے اور [illegible] کا [illegible] جیسے کالی کمان کی کمان [illegible] غضب پر غضب [illegible] ڈھا رہا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے آ رہے ہیں طرح طرح کے جانور چہچہا رہے ہیں۔

ہائے ہائے اگر ایسے وقت میں کسی پیارے دوست کی اگلی صحبتیں یاد آ جاتی ہیں [illegible] نکل جاوے۔

اسوقت آسمان کا [illegible] لطف بادلوں سے پیدا ہوا ہے اور اب قریب ہے کہ [illegible] اور تماشا شروع ہو جاوے۔

کچھ تھوڑا ہی عرصہ بیتا ہوگا کہ بڑے زور شور سے پانی برسنے لگا۔

اور پھر ہر تڑ تڑ تڑ آہا ہا عجب لطف آ رہا ہے تمام سڑکوں پر جگہ جگہ پڑی کوئی [illegible] کوئی [illegible] اچکا [illegible] بے تحاشا بہاتا چلا جاتا ہے۔

[illegible] پانی برسا اور [illegible] جولائی تھی اسوقت پر مصیبت کی ماری [illegible] خدا کی پناہ پانی [illegible] مگر [illegible] سے پاؤں پھسلا [illegible] اور پھر [illegible] ایک [illegible] دوسری نے [illegible] خیر ایک تو زندہ ہے دوسری [illegible] یہاں پہنچ گئیں۔ اب ذرا [illegible] محلہ کا بھی حال سن لیجئے۔ مکانوں کے اندر [illegible] پانی بھر گیا [illegible] مکانوں سے نکل نکل کر بھاگیں غرض جس سے [illegible] مکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔

پانی اب برس چکا ہے آسمان پر وہی [illegible] پانچ کے بج چکے ہیں۔ ابھی [illegible] ہیں جہاں اسوقت نازک نازک ہاتھوں سے [illegible] جن کو [illegible] شوق کی [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] کر رہے ہیں اجی واہ واہ سبحان اللہ آہا ہا کیا [illegible]

یہاں کے سلف اُٹھا نہ سکے رو ستار بھی خوب
ہوا اظہار سے ہیں بعض بعض کے یہاں شاد
بج رہا ہے۔ بعضوں کے یہاں مجرا ہو رہا ہے
یہ ہو رہا ہے ایک معشوقہ بیٹھی ہوئی ہے تو سچے اچھے
رہے ہیں گلابی گلابی رخساروں کا جام شراب
کے ساتھ گزرک ہوتا ہے۔
ہاں بعض حضرات جھینکر مزا لوٹتے ہیں کہ ساتھ
رہا ہے لڑتے جھگڑتے ہی نہیں۔ مگر ان کو
گراہی نہیں کہ بگڑ سے کی رات کب تک ختم ہو گی
رفتہ رفتہ اسکا نشہ کیا … الہ کب …
ایسے حضرات بہت ہیں آپ کے … وغیرہ …
… ملتے ہیں … داڑھی پر بھی ہاتھ پھر جاتا
ہے مگر ایسی راتیں … سے چل کر …
ساجر کہیں جوتی پڑ گئی۔ تو بس پھر کیا ہے
ہمارا ہی انجام مل گیا آج ہے …
بیلا پردہ نشینوں کے پاس کیا ہے اگر دوست
سمجھا دو آجکل کی عورتیں ہیں ناقص العقل وہ
ان ایسا ہی کرتیں جو یہاں گھر میں قدم کہیں
نہیں پڑنے دے پھر کیا ہے دو روز میں عقل
ٹھکانے آ جائیگی۔ اور جنہیں شوق ہے وہ
حضرات ذکر رکھیں جو ہر وقت …
ہاں یا بد خوب تماشا کا مزا لوٹو …
… وقت بوقت کام آ جایا کریں۔
مُربہ یہ ہم بھی آجکل کے لوگوں کو ان کا
… کی داد دیتے ہیں افسوس …
باپ دادا نے اپنی تمام عمر …
… اور ان کی اولاد … کی جو تیں
… ہیں … کیا … اولاد ہے سبحان اللہ
کیا کریں … ہم مجبور رہیں گے … نہیں
… سبب ہی … جاتا ہے …
… عجب … ہے …

حالت ہو رہی ہے … سکا اگر … سنے کچھ ہی برس
نہ ہم ڈھنگے … گئے ہیں ہم سب اعمال
کیسے اور عبرت … بنگے۔ در حقیقت ہماری …
بخیر ہے لوگوں کے کان ذرا بہت گہرے ہو سکتے
ناک منہ بھی چڑھ جائیں گے مگر ابھی کیا ہے بہتر
یہی منزل ہے
ابھی سن ہی کیا ہے میاں … مجھے … جہاں …

الہاف(?)
ہمارا کام ہے کہنا ، اگر مانیں تو بہتر ہے
نہ مانیں تو نہ … جائیں ، بہت پچھتائیں گے بھائی
بسم(?)

راست گو - آزاد - … اٹاوہ

حُسن پرستو مژدہ

(فنسی فیر یعنی مینا بازار یا پری بازار)
… السلام علیکم گڈ مورننگ
رام رام - آیئے آیئے تشریف لائیے - ویلکم
بیٹھیے بیٹھ جاؤ - آپ حیران ہو گئے کہ یہ صبح ہی صبح
مجذوب کی بڑ کہاں سے کون آ گیا جو آنے ہی لگا بڑ
کی ادا … السلام علیکم - گڈ مورننگ - رام رام
آیئے آیئے تشریف لائیے - ویلکم - بیٹھیے بیٹھ جاؤ
… گندم … جانب کا نشانہ تھا - رنگ گلزار
شدو از قدمت خانہ تھا - لیکن جب میں اصل واقعہ
بیان کرونگا تب سمجھ گئے کہ یہ واقعی مجذوب نہیں
ہے بلکہ بڑا ہی خبر ہے - سنیئے ذرا آنکھیں کھول
… نکال کر بغلیں بجا کر اچھل کود کر حسن
پرستو اور عاشق مزاجو تم کو اس سے ہی پیشتر
اطلاع دیتے ہیں کہ سورت میں فنسی فیر یعنی مینا بازار
یعنی پری بازار بمقام وکٹوریا گارڈن جس طرح کہ …
میں ہو رہا ہے تاریخ … سے
… اگست تک …

تمام قوم کی بیبیاں یعنی عورتیں متفرق قسم کا
اسباب (جو بمبئی آگرہ بنارس بریلی کشمیر
پنجاب وغیرہ سے آئیگا) فروخت کریں گی اور سلطان
عورتوں کی طرف سے مرد ہونگے یعنی سید زین صاحب
الیسدروس کے … صاحبزادہ اور میر مظفر حسین
خانصاحب کے صاحبزادہ اللہ بخش میر عظیم الدین
خان مرحوم کے صاحبزادے میر زین الدین خان
فروخت کے لئے کھڑے رہیں گے بڑودہ
سے بگی … فنسی فیر کی سیر کرنے
سورت میں آئینگے ان کو تاریخ ۱۷ سے تاریخ
۲۰ تک تمام درجوں کے ٹکٹ ایک وقت کے
قیمت سے ملیں گے یعنی وہی ایک ٹکٹ چار روز
تک اندر جانے کے لئے کام دیگا جا بجا بیٹھنے
پھرنے کو اس پری بازار میں عالیجناب مہاراجہ
گائکواڑ کا لشکری باجہ اور دوسرے بہت
سے کھیل (مثلاً ناٹک میجک لینس - فوٹوگراف
فوٹوگراف گرگٹ وغیرہ وغیرہ ہوگا)

ٹکٹ کی قیمت

سیزن ٹکٹ جو سب دنوں کے لئے چلیگا
دو روپیہ - شنبہ ۱۴ اگست شام کے …
کلاک سے رات کو آٹھ کلاک تک آٹھ آنے
اور رات کو نو کلاک سے گیارہ کلاک تک چار آنے
تاریخ ۱۵ سے ۱۶ تک ہر ایک وقت کے چار آنے
تاریخ … سے … تک ہر ایک وقت کو دو آنے
فنسی فیر کی آمدنی کا منشا زنانہ زدگان ہند کے لئے دیا
جائیگا کیوں کیا خبر سنائی ہے - ہم خرما و ہم ثواب
… بھی سیکو اور ثواب بھی کماؤ - مگر یاد … ایک
… دھوکا … نگاہ …
… خاک میں مل جائیگا -

مالکم(?)
سید … خان …

جاسوسی [illegible] نیوز

ٹوکیو ۱۰ اگست۔ گورنمنٹ چین کی طرف سے چینی فوجوں کے لئے پرزور اپیل شائع ہوا ہے کہ حمل [illegible] سے ہر ٹینشن پر قبضہ کر لیا اس سے وہ دل شکستہ نہ ہوں کر ہمت باندھ کر حملہ کریں اور ہر ٹینشن پر اپنا قبضہ جما لیں۔

چینی جو [illegible] میں طوفان برپا کر کے [illegible] کر رہے تھے اس میں وہ کامیاب ہو گئے [illegible] سے [illegible] راستہ ایسا خراب ہو گیا کہ ادھر سے فوجوں کا گذرنا دشوار ہو گیا۔

گورنمنٹ چین کی بہت دلاسے [illegible] لوگوں میں غضب کا جوش پھیل گیا ہے ٹینشن کے شمال میں [illegible] کے تمام فوجی دستے [illegible] پر قبضہ جمانے کا ارادہ کیا ہے۔ ۳۰ ہزار فوجیں ٹینشن کے شمال کی طرف ۸ میل کے فاصلہ پر جمع ہو گئی ہیں اور عنقریب ٹینشن پر حملہ کرنے والے ہیں۔

یہ مقابلہ بہت سخت ہوگا۔

[illegible] ہو گیا۔ [illegible] کا جاپانی [illegible] ہے اس نے [illegible] میں سے [illegible] ہو کر [illegible] فوراً [illegible] قتل کرا دیا۔

فوجوں [illegible] کے جنوب میں ہماری ایک ٹرین کو پٹری پر سے اڑا دیا۔ ہمارے کئی آدمی مقتول ہو گئے۔

[illegible] میں ایک [illegible] پہونچا جو [illegible] ہے کہ ۵ روز حال کی [illegible] فوجوں کے ۲ ہزار سپاہی [illegible] کا مقابلہ کرتے ہیں اس مقابلہ میں [illegible] فوجوں میں ۵۰۰ سپاہیوں کا نقصان ہوا جن میں اکثر [illegible] جاپانی [illegible]

رہے ہیں۔

لندن ۱۰ اگست [illegible] جاپانی گورنمنٹ نے تار دیا ہے کہ بیکن کی طرف بڑھنے کا [illegible] فسخ کیا گیا اور [illegible] اب تک [illegible] فوجوں کی روانگی کے متعلق کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ جنگ پر زمین [illegible] ہرگز جنرل [illegible] کی شجاعت انہیں آگے [illegible] برابر بڑھا رہی ہے مگر ان کی ماتحتی میں بہت کم سپاہی ہیں۔ جاپانی اس رائے سے متفق ہیں کہ امدادی فوج آنے تک آگے بڑھنا ملتوی کیا جائے۔ دوسری طاقتوں کے کمانڈروں کی بھی یہی رائے پائی جاتی ہے۔

جاپانی سفیر مقیم [illegible] سے ایک خبر وصول ہوئی۔ جو ظاہر ہے کہ [illegible] کے سفارتگاہوں کی طرف جانیوالے تمام سامان بند کر رکھ دیا۔

فوجوں نے [illegible] مقام پر قبضہ کیا۔ یہ بہت ضروری [illegible] ہے۔ اور [illegible] کی کانیں [illegible] مقام سے بہت وابستہ ہیں۔

فوجوں کی حملہ آوری [illegible] آجکل [illegible] کے اطراف کے ممالک پر سے دن حملہ کرتی ہیں [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی ایک [illegible] کوشش [illegible] کا ثابت ہوئی۔ [illegible] جانا موقوف ہو گیا ہے۔ حملہ [illegible] کی [illegible]

کر رہی ہیں۔

[illegible] ایک تار میں ظاہر ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ [illegible] کے [illegible] کے مقابلہ کے بعد [illegible] کی تیاریاں ہو سکے گی۔ جنرل [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] ہیں۔

تاریخ ۵۔۸ اگست بروز یکشنبہ اسلام کلب کے سکریٹری [illegible] نے ایک سرکیولیشن ممبران کلب و معززان کراچی کو اس مضمون کا دیا تھا کہ سردار محمد یعقوب خان بن حاجی اسمعیل صاحب کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا معزز خطاب ملنے کی خوشی میں آج رات کے آٹھ بجے اسلام کلب کے مکان میں ان کو تہنیت نامہ دیا جائیگا اوس کے دوسرے روز یعنی تاریخ ۷ اگست روز دوشنبہ شام کے ۶ بجے مسلم ریڈنگ لائبریری کے مکان میں بھی کارروائی کی گئی تھی جناب عبداللہ [illegible] پریسیڈنٹ لائبریری مذکور ایک [illegible] نے کراچی کے معزز صاحبوں کو اطلاع دی تھی آج ۸ اگست کو بسبب [illegible] کے سب مسلمانوں کی دکانیں بند رہیں [illegible] شریف کی رات کو ایک نئے مولوی صاحب جو تین چار روز سے یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں نہایت ہی پر اثر وعظ کر کے حاضرین سامعین کو محظوظ کیا خدا تعالے مولوی صاحب کو اس نیک کام کا اجر عطا فرمادے آج کے [illegible] کی طرف سے [illegible] میں سب اہل جماعت کے لئے کھانا پکایا گیا ہے۔ مولوی صاحب مذکور آج بھی بعد نماز ظہر وعظ کرنے والے ہیں چونکہ وہ کانین [illegible] میں [illegible] لوگ جمع ہونگے اور مسجد میں رونق بھی زیادہ ہوگی سیٹھ اسمعیل صاحب ابوبکر صاحب و سیٹھ حاجی محمد [illegible] صاحب سیٹھ عبدالرحمن [illegible] صاحب وغیرہ وغیرہ صاحبان نے بھی اس کام میں [illegible] کوشش [illegible] خداوند کریم [illegible] دوسرے صاحب [illegible] نیک [illegible] [illegible]

چودہری سلطان محمد خان صاحب سابق
ممبر [illegible] افغانستان بیرسٹری پاس کرکے واخل
لاہور ہوئے خوب استقبال [illegible]
مہاراجہ گوالیار نے جو جری ہسپتال بمبئی
میں کے لئے دیا گیا ہے اور جس کے لئے خاص
تعمیر شدہ سٹیمر ہونگے۔
اسکا نام شیرازون ہے۔ بالکل جدید ابھی خاص
تعمیر ہوا ہے اسکا کرایہ ایک لاکھ ۰۰ ہزار روپیہ۔
پنجاب پولیس کے مسٹر وان رہین جو ہماری
کی رخصت پر ولایت گئے تھے افسوس کہ مرگئے۔
ناگپور میں جہاں بارش ہوئی ہے برکت پیدا
ہوئی وہیں ساتھ ہی ہیضہ نے آفت مچادی اسکا زور
بکثرت بڑھ گیا۔ موتوں کی تعداد خوفناک ترقی
کر رہی ہے۔
بنگال کی سابق انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر لوئی آر
ہبرٹ سی آئی ای کو جوہانسبرگ میں خاص عہدہ
دیا گیا آپ لارڈ ریڈنگ کے ماتحت وہاں محکمہ تحقیقات
فوجداری کے افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ آجکل رخصت
پر ولایت گئے تھے۔ وہیں یہ عہدہ ملا۔ اور روانہ
جوہانسبرگ ہوگئے۔
سورت میں کھیتیاں سرسبز ہورہی ہیں۔ بارش
ابتک خاصی ہے۔
موضع گنگیری ضلع علیگڈہ میں ایک مرکب بچہ
پیدا ہوا ہے جسمیں مرد اور عورت کی دونوں علامتیں
موجود ہیں۔ (ڈائجسٹ پیجبا ور)
آسام کے متفرق اضلاع کا مردم ریزنگ
ورنگ میں طغیانی سے باشندوں کا سخت نقصان
ہوا۔ چاول باجرا۔ اور گنے کی پیداوار کو سخت صدمہ
پہنچا موجودہ فصل کے ڈوبے ہوئے بیج بہ گئے

اس سیلاب کا اثر سلہٹ میں بھی پہنچا ہے کہ دریائے
سرہٹی و دیابرو ہوگئے۔
ویسی ہی ماہ جون ہندوستان میں بہنی گرانی
کا حکم ہو گیا۔
ممبئی ۔ ۵ اگست کی صبح سے ابتک یہاں
ایسی یہان بارش ہو رہی ہے کہ رات دن کبھی تار نہیں
ٹوٹتا۔ تین روز سے سورج نہیں دکھائی دیا بالکل
صبح پر کے روز ایسا پانی پڑا کہ جا بجا راستے اور ڈوب گئے
اسٹیشن کے درمیان تین چار تار کے کھمبے اور
ریلوے میں بہہ گئی۔ مسافر گاڑی نمبر ۵ ڈاون وہان
اکر رک گئی۔ بعد ازاں بمبئی سے دوسری ٹرین تیار
کرکے اجمیر کیطرف روانہ کیگئی۔ گاڑی نمبر ۵ اپ
بھی وہان جاکر رک گئی وہاں دوسری ٹرین نمبر ۵ اپ
ڈون بھی آگئی۔ ڈون ٹرین کے مسافر اپ ٹرین
اجمیر کی طرف بیٹھ گئے۔ اور اپ ٹرین سے اتر کر
ڈون ٹرین میں بیٹھ گئے۔ آج صبح ۷ بجے ادھر
سے ٹرافک [illegible] لین کی مرمت جاری ہے۔ اپ کو
مسافر [illegible] ڈون کے مسافر اپ میں بیٹھ جا
ہیں۔ [illegible] کے درمیان [illegible]
[illegible]

مسلمانو [illegible] بشارات

[illegible] ہے اور وہیں نور ایمان ہے
زیارت متبرک مقامات کی زیارت کرکے گھر بیٹھے کریجے
سیلا کیسو۔ یہ ہم بتلاتے ہیں کہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے
ہم نے باضابطہ تمام جلد کرائے ہیں اور قیمت بہت ہی خفیف
کربلا معلی وغیرہ کا نقشہ باب ہر ایک صرف ۸ روپیہ
رکھی ہے۔

المشتہر فرزند حسن جنگ کمپنی تاجران کتب دارالادب

مبع فیض پریس دلی کا تازہ ناول

جدید ناول قیصر بیگم یعنی دلی کا [illegible]
سا ہوا [illegible] [illegible] ایک بیس خاندان کی [illegible]
کی گرفتاری [illegible] شادی میں [illegible]
[illegible] طلسم [illegible]
انگیز [illegible] قیمت صرف ۱۲ آنہ
[illegible] دو جہاں کر [illegible]
نمونہ۔ [illegible] پڑھتے پڑھتے [illegible]
ذات شریف۔ لکھنؤ کے [illegible] ایک [illegible]
نواب [illegible] کا [illegible]
کا مل جاتا۔ لکھنؤ کی سوسائٹی کا نقشہ [illegible]
واکٹر کی بیٹی۔ تاریخی ناول [illegible]
اور جعلی ڈاکٹر کی [illegible] قیمت ۱۲ آنہ
[illegible] قیمت [illegible]
المشتہر [illegible] دہلی [illegible]

جادو نگار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۵ اگست	۸	۴	۱۳۸
۶ ر	۷	۱۵	۱۹۷
۷ ر	۳	۷	۲۱۰
۸ ر	۹	۱۳	۲۵۰
۹ ر	۶	۹	۲۰۹
۱۰ ر	۹	۴	۲۱۲
۱۱ ر	۳	۵	۲۰۳

مطبع [illegible] واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع